

میر تقی میر

(حالات زندگی)

محمد تقی نام اور میر متخلص تھا۔ ۱۷۲۳ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والدہ اور نو سال کی عمر میں والد انتقال کر گئے۔ اس کے بعد منہ بولے چچا امان اللہ خان نے ان کی پرورش کی، مگر دو سال بعد وہ بھی فوت ہو گئے۔ اس کے بعد بڑے سوتیلے بھائی کے ہاں رہنے لگے، مگر ایک سال بعد انھوں نے گھر سے نکال دیا۔ اس کے بعد میر تقی میر لکھنؤ آ گئے اور مستقل طور پر وہاں رہنے لگے۔

میر کے کلام میں جس قدر سوز و گداز اور درد و غم ہے شاید ہی کسی اور شاعر کے ہاں موجود ہو۔ اس کی وجہ بچپن میں والدین اور منہ بولے چچا کی وفات، بھائیوں کا ناروا سلوک اور وہ محرومیاں، ناکامیاں اور مایوسیاں ہیں، جو ان کو زندگی میں پیش آئیں۔ اسی لیے ان کی شاعری غم و آلام اور مصائب کا مجموعہ ہے۔

میر کو اردو غزل کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ انھوں نے غزلیات کے علاوہ قصیدے، مثنویاں اور مرثیے بھی لکھے، مگر ان کا اصل میدان کمال غزل ہے۔ ان کی غزل کی سب سے بڑی خوبی سادگی ہے۔ جہاں آپ کے خیالات سادہ اور آسان ہیں، وہاں آپ کے الفاظ، تشبیہات، استعارے، محاورات اور تراکیب بھی بے حد سادہ اور آسان ہیں۔ اسی سادگی میں بے حد اثر ہے۔

اس سادگی کے علاوہ میر کی غزل میں جذبے کی سچائی اور خلوص بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کے کسی شعر میں تکلف، بناوٹ اور تصنع نہیں ہے بلکہ برجستگی اور غضب کی آمد ہے جس میں تسلسل اور روانی پائی جاتی ہے۔ چھوٹی بحروں کی غزلیں خاص طور پر شستہ اور لاجواب ہیں۔

میر کے ہاں جدت اور ندرت پائی جاتی ہے۔ معنویت میں موسیقیت بھی ہے اور ترنم بھی۔ مناسب الفاظ کے بر محل استعمال میں میر کی اثر انگیزی کا راز ہے۔ اردو زبان میں ان کے چھ اور فارسی میں ایک دیوان موجود ہے۔ ۱۸۱۰ء میں انھوں نے لکھنؤ میں وفات پائی۔

غزل (۱)

(میر تقی میر)

مقاصد قدسی

- طلبہ کو اردو غزل میں نئی نئی ترکیب سے آشنا کرانا۔
- میر تقی میر کے شعری تغزل اور فنی محاسن سے واقفیت دلانا۔

کارگہ	بیدادگری	شورش	زنداد	تاجوری
محشر	سفری	آفاق	نوحہ گری	سوختہ



جس سر کو آج غرور ہے یاں تاجوری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفٹہ سری کا

ہر زخمِ جگر داورِ محشر سے ہمارا
انصاف طلب ہے تیری بیدادگری کا

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

نک میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے
کیا یار بھروسہ ہے چراغِ سحری کا

(کلیات میر)

غزل (۲)

(میر تقی میر)

طالب دیدار	صورت دیوار	باز	شب	سماں
رنگی	نقش قدم	پامال	چشم باز ہونا	پست و بلند



تھا عشق مجھے طالب دیدار ہوا میں
سو آئینہ سا صورت دیوار ہوا میں

جب دُور گیا قافلہ تب چشم ہوئی باز
کیا پوچھتے ہو دیر خبردار ہوا میں

کیا چھتے کا فائدہ جب شب میں چیتا
سونے کا سماں آیا تو بیدار ہوا میں

اب پست و بلند ایک ہیں جوں نقش قدم یاں
پامال ہوا خوب تو ہموار ہوا میں

بازار وفا میں سر سودا تھا سکھوں کا
پر بیچ کے جی ایک خریدار ہوا میں

ہُشیار تھے سب دام میں آگئے نہ ہم آواز
تھی رنگی سی مجھ کو گرفتار ہوا میں
رہتا ہوں سدا مرنے کے نزدیک ہی اب میر
اس جان کے دشمن سے بھلا یار ہوا میں

(کلیات میر)



ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

- پہلی غزل کے مطلع میں شاعر نے انسان کے بارے میں کیا کہا ہے؟
- پہلی غزل کے مقطع میں شاعر نے ”چراغ سحری“ کا کیا مطلب لیا ہے؟
- پہلی غزل کے دوسرے شعر میں شاعر کی ”آفاق کی منزل“ سے کیا مراد ہے؟

- (د) دوسری غزل کے مطلع کے مصرعوں کا آپس میں کیا ربط ہے؟
 (ه) دوسری غزل کے پانچویں شعر میں شاعر کس چیز کا خریدار ہوتا ہے؟

(۲) میر تقی میر کی دوسری غزل کو مد نظر رکھتے ہوئے ذیل خالی جگہ پُر کریں۔

- (الف) جب دُور گیا قافلہ تب ہوئی باز (چشم۔ لب۔ عقل)
 (ب) پر بیچ کے جی ایک ہوا میں (ہوشیار۔ بیدار۔ خبردار)
 (ج) تھا مجھے طالب دیدار ہوا میں (محبت۔ عشق۔ فکر)
 (د) اِس جاں کے سے بھلایا ہوا میں (دشمن۔ دوست۔ عزیز)
 (ه) سونے کا سماں آیا تو ہوا میں (ہوشیار۔ خبردار۔ بیدار)

(۳) دوسری غزل کے ذیل مصرعوں کی وضاحت کریں۔

- (الف) سو آئینہ سا صورت دیوار ہوا میں
 (ب) اب پست و بلند ایک ہیں جوں نقش قدم یاں
 (ج) بازار وفا میں سر سودا تھا سبھوں کا

(۴) (الف) پہلی غزل کے مطلع اور مقطع کے اشعار کی نشاندہی کریں۔

(ب) پہلی غزل میں ردیف اور قافیہ کی نشاندہی کریں۔

(۵) دوسری غزل میں ردیف اور قافیہ کی نشاندہی کریں۔

(۶) دوسری غزل کے مطلع اور مقطع کی نشاندہی کریں۔

(۷) ذیل کو جملوں میں استعمال کریں۔

تاجوری۔ نوحہ گری۔ شیشہ گری۔ آشفٹہ سری۔ چراغ سحری

(۸) میر تقی میر کو اردو غزل کا بادشاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

غزل

غزل کے معنی ہیں عشق و محبت کی باتیں کرنا یا عورتوں سے باتیں کرنا۔ شکاری کتوں کے نرغے میں آکر انتہائی بے بسی کی حالت میں ہرن کے منہ سے جو چیخ نکلتی ہے، اسے بھی غزل کہتے ہیں۔ شاعری کی اصطلاح میں

غزل سے مراد شاعری کی وہ قسم ہے جس میں عشق و محبت، ہجر و وصال کا احوال اور محبوب کے حسن کی باتیں ہوں۔ غزل کے اشعار کی تعداد ہمیشہ طاق ہوتی ہے جس کی کم سے کم تعداد پانچ اور بعض ناقدین کے نزدیک زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

غزل کا ہر شعر ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے جو معنی و مضمون کے لحاظ سے دوسرے شعر کا محتاج نہیں ہوتا۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے بشرطیکہ اس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں۔ بصورت دیگر اسے غزل کا پہلا شعر تو کہا جائے گا، مگر مطلع نہیں کہلائے گا۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں بشرطیکہ اس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ غزل کا آخری شعر تو کہلائے گا مقطع نہیں۔

سرگرمیاں

- (۱) طلباء کو امتحان کے اصولوں کے مطابق میر تقی میر کی غزلیات پڑھوائیں۔
- (۲) اساتذہ کرام طلبہ کو میر تقی میر کی چند دیگر غزلیات بھی سنائیں۔

اشادات ہنر

- (۱) اساتذہ کرام طلبہ کو شعر کی تشریح کرنے کا طریقہ بتائیں۔
- (۲) طلبہ کو غزل کی ہیئت اور اس کی اہمیت کے بارے میں بتایا جائے۔
- (۳) اردو شاعری میں میر تقی میر کے مقام کے بارے میں طلبہ کو بتایا جائے۔

مرزا غالب (محبت شاعر)

(حالاتِ زندگی)

مرزا اسد اللہ نام اور غالب تخلص تھا۔ شروع میں اسد تخلص استعمال کرتے رہے۔ ۱۷۹۶ء میں مرزا عبداللہ بیگ کے ہاں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد چچا کی نگرانی میں پرورش ہوئی۔

مرزا غالب کا لڑکپن عیش و عشرت میں گزرا۔ ان کو کبوتر پالنے، بیئر لڑانے اور پتنگ اڑانے کا شوق تھا۔ طبیعت میں شوخی، کھلنڈ راہن، خوداری اور بانگین بدرجہ اتم موجود تھا۔ چودہ برس کی عمر میں نواب الہی بخش کی صاحبزادی سے شادی کی اور آگرہ چھوڑ کر مستقل طور پر دہلی منتقل ہو گئے۔ اُن کے ہاں سات بچے پیدا ہوئے مگر سب کے سب بچپن میں فوت ہو گئے۔ پھر بیوی کے بھانجے عارف کو منہ بولا بیٹا بنایا مگر عین جوانی میں وہ بھی فوت ہو گیا۔

ابتدائی تعلیم آگرہ کے مشہور فاضل استاد شیخ معظم سے حاصل کی۔ بعد میں ملا عبدالصمد سے فارسی زبان اور ادب میں مہارت حاصل کی۔ ان کا شمار اردو کے صفِ اوّل کے شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ اردو نثر میں بھی انھیں بلند مقام حاصل ہے۔ اس کے علاوہ فارسی میں بھی اُن کا نہایت عمدہ کلام موجود ہے۔ جس پر انھیں ہمیشہ ناز رہا۔

غالب کو غزل کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ ایجاز و اختصار، شوخی و ظرافت اور طنز و مزاح ان کی غزلوں کی بنیادی خوبی ہے۔ ان کا ہر شعر لطیف معانی کا حامل ہوتا ہے۔ ابتدائی دور کا کلام نہایت مشکل ہے جو مقبول نہ ہو سکا۔ مگر جلد ہی غالب کو احساس ہوا اور پھر نہایت سادہ اشعار کہنے لگے جو ان کی مقبولیت کا باعث بنے۔ اس طرح ان کے کلام میں فصاحت، بلاغت اور خوبصورتی پیدا ہو گئی۔ ساتھ ہی مضمون آفرینی، بلند خیالی اور جذبات نگاری نے ان کے کلام کو بے حد مقبول بنا دیا۔ ذوق کے انتقال کے بعد آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے استاد رہے۔ ۱۸۶۹ء میں دہلی میں وفات پائی۔

غزل (۱)

(مرزا غالب)

مقاصد تدوین

- اردو کلاسیکی ادب میں مرزا اسد اللہ غالب کا مقام بتانا۔
- اسد اللہ غالب کی غزل کے فنی محاسن سے روشناس کروانا۔

جستجو	حاجت رفو	پیراہن	لہو	اندازِ گفتگو
رشک	قائل	کریدنا	چپک	ہم سخن



ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تُو کیا ہے
تسہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہماری جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے
وگر نہ خوفِ بدآموزیِ عدو کیا ہے

رہی نہ طاقتِ گفتار اور اگر ہو بھی
تو کس اُمید پہ کہیئے کہ آرزو کیا ہے

بنا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگر نہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

(دیوانِ غالب)

غزل (۲)

(مرزا اسد اللہ خان غالب)

طبع	سنگ گراں	سُک دست	نہاں	گمان
اندازِ بیان	سخن ور	نالے	بت شکنی	خورشید جہاں تاب

الفاظ و ترکیب

ہے بس کہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

لوگوں کو ہے خورشید جہاں تاب کا دھوکا
ہر روز دکھاتا ہوں میں اک داغ نہاں اور

یارب! نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل اُن کو نہ دے مجھ کو زباں اور

ہر چند سُک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں اور

تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم جب اُنھیں گے
لے آئیں گے بازار سے جا کر دل و جاں اور

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیان اور

(دیوانِ غالب)



ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

- (الف) پہلی غزل میں شاعر کی 'حاجتِ رفو' سے کیا مراد ہے؟
- (ب) پانچویں شعر میں "خوفِ بدآموزیِ عدو" سے کیا مراد ہے؟

(ج) پہلی غزل کے مقطع میں شاعر نے اپنی آبرو کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(د) دوسری غزل میں شاعر کے خیال کے مطابق لوگوں کو کس چیز کا دھوکا ہوتا ہے اور کیوں؟

(ه) دوسری غزل کے تیسرے شعر میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

(۲) دیئے گئے الفاظ میں سے درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہ میں لکھیں۔

(الف) پہلی غزل کے پہلے شعر میں 'تُو' سے مراد..... ہے۔ (محبوب - خود شاعر - رقیب)

(ب) پہلی غزل کا پہلا شعر..... ہے۔ (مقطع - مطلع - پہلا شعر)

(ج) دوسری غزل میں لفظ 'اُوڑ'..... ہے۔ (قافیہ - تشبیہ - ردیف)

(د) دوسری غزل میں لفظ 'بازار'..... ہے۔ (تشبیہ - استعارہ - تلمیح)

(۳) پہلی غزل میں گفتگو، رفو، جستجو، عدو، آرزو اور آبرو کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، انہیں شعری اصطلاح میں کیا

نام دیا جاتا ہے؟

(۴) ان غزلیات سے کم از کم پانچ تراکیب تلاش کریں اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

مطلع

مطلع کے لغوی معنی ہیں طلوع ہونے کی جگہ۔ مگر اصطلاح میں مطلع کے معنی غزل یا قصیدے کا وہ پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ ہوتے ہیں مطلع کے دونوں مصرعوں سے غزل کی زمین کا تعین ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ پتا چل جاتا ہے کہ غزل کے باقی اشعار میں ردیف کیا ہوگی اور قافیہ کیا ہوں گے۔ اور شعر کہنے کا وزن کیا ہوگا؟ مثلاً سے فقیرانہ آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

مقطع

مقطع کے لغوی معنی کاٹنے کی جگہ یا کسی چیز کو ختم کرنے کے ہیں۔ مگر اصطلاح میں مقطع سے مراد غزل یا قصیدے کا وہ آخری شعر جس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو مقطع کہلاتا ہے۔

مثال: سے نک میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے کیا یار بھروسہ ہے چراغ سحری کا

- ۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو لائبریری لے جا کر ان سے مختلف تنقیدی کتب کا انتخاب کروائیں
- ۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو دیوان غالب سے چند اور غزلیات لکھوائیں۔
- ۳۔ غالب کی شاعری پر کبھی کئی تنقیدی کتب سے طلبہ کو اقتباسات سنوائیں۔

اختارات بہتر

- (۱) طلبہ کو اردو ادب میں غالب کے مقام سے آگاہ کیا جائے۔
- (۲) طلبہ کو غالب کی شاعری میں متنوع موضوعات پر ایک جامع پیکچر دیا جائے۔
- (۳) طلبہ کو اچھی غزل کی خصوصیات بتائی جائیں۔
- (۴) طلبہ کو شعری محاسن کا ایک دوسرے سے موازنہ کرنے کا طریقہ سکھایا جائے۔

(حالات زندگی)

خواجہ میر درد کے والد خواجہ ناصر عندلیب بخارا سے ہجرت کر کے دہلی آئے جہاں میر درد ۱۷۱۹ء میں پیدا ہوئے اور ساری عمر دہلی میں رہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ان کے والد زاہد و تقویٰ اور پیری مریدی کے باعث بہت مشہور تھے۔ میر درد انیس برس کی عمر میں والد کی جگہ سجادہ نشین ہوئے اور ذاتی تقدس کے سبب بہت جلد مشہور ہو گئے۔ میر درد اردو کے بہت بڑے صوفی شاعر گزرے ہیں۔ ان کا درجہ اردو شاعری میں بہت بلند ہے۔ میر تقی میر اور مرزا رفیع سودا کے ہم عصر تھے۔ زبان سادہ اور شستہ ہے۔ ان کا دیوان نہایت مختصر ہے لیکن جو کچھ کہا ہے تاثیر میں ڈوبا ہوا ہے۔ غزلیات کے علاوہ ان کی رباعیات بھی اردو شاعری میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ ان میں انھوں نے صوفیانہ، عاشقانہ اور اخلاقی مضامین نہایت مؤثر انداز میں بیان کیے ہیں۔ کلام میں تصوف اور درد کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ خواجہ صاحب نے غزلیں عموماً چھوٹی چھوٹی بحروں میں کہی ہیں۔

آپ کی صوفیانہ شاعری میں دنیا کی بے ثباتی، توکل، فقر و غنا، مسئلہ جبر و قدر اور توحید کے مضامین شامل ہیں۔ آپ نے یہ تمام مضامین سادہ الفاظ اور سادہ انداز میں بیان کیے ہیں۔ آپ کے اشعار میں عشق حقیقی کے علاوہ عشق مجازی کے مضامین بھی موجود ہیں۔ عشق میں پیش آنے والے واقعات و معاملات آپ کے ہاں خوبصورتی سے ملتے ہیں۔ بعض جگہ آپ نے مجازی رنگ میں عشق حقیقی کی باتیں بیان کی ہیں۔

آپ کے اشعار میں کسی قسم کی بناوٹ، تصنع اور تکلف نہیں ہے۔ آپ کی غزل میں زبان کی گھلاوٹ، چاشنی اور لوج ہے۔ مضمون پاکیزہ، لہجہ باوقار اور خلوص سے بھرپور ہے۔ کلام میں موزوں استعارات اور تشبیہات بھی موجود ہیں۔ انھوں نے ۱۷۸۵ء میں دہلی میں وفات پائی۔

غزل

(خواجہ میر درد)

مقاصد تدریس

- طلبہ کو خواجہ میر درد کا شاعرانہ مقام بتانا۔
- طلبہ کو خواجہ میر درد کے عہد میں اردو غزل کا ارتقاء بتانا۔

توام	گل خنداں	صدچاک	دید	معتنم
سم	موقوف	زاہد	پھولیو	زیت

الفاظ و تراکیب

فرست زندگی بہت کم ہے
معتنم ہے دید جو دم ہے

دل صدچاک ہے گل خنداں
شادی و غم جہاں میں توام ہے

دین و دنیا میں تو ہی ظاہر ہے
دونوں عالم کا ایک عالم ہے

خیر و شر کو سمجھ کہ ہیں دو زہر
سانپ کی زیت ہی تجھے سم ہے

مت عبادت پہ پھولیو زاہد
سب طفیل گناہ آدم ہے

سلطنت پر نہیں ہے کچھ موقوف
جس کے ہاتھ آوے جام سو جم ہے

اپنے نزدیک باغ میں تجھ بن
جو شجر ہے سو نخل ماتم ہے

درد کا کچھ حال نہ پوچھو تم
وہی زونا ہے نت وہی غم ہے



ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

- (۱) الف) شاعر کا ”دونوں عالم کا ایک عالم“ سے کیا مراد ہے؟
ب) غزل کے مطلع میں شاعر نے زندگی کے بارے میں کیا کہا ہے؟
ج) شاعر زاہد کے غرور کو ”طفیل گناہ آدم“ کیوں کہتے ہیں؟
د) چوتھے شعر کے پہلے اور دوسرے مصرعے کا آپس میں کیا تعلق ہے؟
ه) مقطع کی تشریح کریں۔

غزل کے اشعار کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۲) الف) دم۔ کم۔ عالم۔ جم۔ غم وغیرہ غزل میں بطور استعمال ہوئے ہیں۔

(i) ردیف (ii) قافیہ

(iii) تشبیہ (iv) استعارہ

ب) غزل کے پانچویں شعر میں ”پھولیو“ سے شاعر کا مراد ہے:

(i) مغرور ہونا (ii) خوش ہونا

(iii) پریشان ہونا (iv) مایوس ہونا

ج) مقطع میں شاعر اپنے حال کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہی ہے:

(i) خوش (ii) غم اور رونا

(iii) ہنسنا کھیلنا (iv) مایوسی

(۳) ذیل اشعار مکمل کریں۔

الف) سلطنت پر نہیں ہے کچھ

ب) کے ہاتھ آوے جام سو جم ہے

ج) درد کا کچھ حال نہ پوچھو تم

د) مت عبادت پہ پھولیو

(۴) ذیل مصرعوں کی وضاحت کریں۔

(الف) دل صد چاک ہے گل خنداں

(ب) جو شجر ہے سو نخل ماتم ہے

(ج) وہی رونا ہے نت وہی غم ہے

(۵) میر درد کے اسلوب سخن کے نمایاں پہلو بیان کریں۔

علم بیان علم بیان ایسے قاعدوں اور ضابطوں کا نام ہے جن کو جان لینے کے بعد ہم ایک ہی بات یا مضمون کو مختلف اور نوبہ نو طریقوں سے ادا کر سکیں اور ان میں سے ہر طریقہ دوسرے سے زیادہ واضح اور مؤثر ہو۔ مثلاً اکبر بہت دلیر ہے۔ انور شیر کی مانند ہے۔

ان جملوں میں اکبر اور انور کی صفت بہادری کا ذکر ہوا اور اس صفت کا اظہار واضح اور مؤثر انداز میں کیا گیا ہے جو علم بیان کہلاتا ہے۔

علم صنائع بدائع لفظ صنائع صنعت کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی ”ہنرمندی“ اور ”کاریگری“ کے ہیں۔ بدائع جو بدیع کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنی ”نئی اور انوکھی چیز“ کے ہیں۔ اصطلاحی مفہوم علم بدائع وہ علم ہے جس میں کلام کی خوبیوں پر بحث کی جائے اور کلام کی خوبیاں دو قسم کی ہیں۔ ایک لفظی خوبیاں اور دوسری معنوی خوبیاں ہیں اور ان کو دوسرے لفظوں صنائع لفظی اور صنائع معنوی کہتے ہیں۔ علم بدیع کے ذریعے کلام میں رنگینی، خوبصورتی اور دلکشی پیدا کی جاسکتی ہے اور ان طریقوں کے ذریعے تحریر اور تقریر کو بہتر اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

علم صنائع و بدائع کی اقسام: اس کی اقسام حسب ذیل ہیں:

حسن تعلیل، صنعت تضاد، مراۃ النظر، تلمیذ، صنعت ابہام، صنعت ترصیح، لف و نشر، اشتقاق، مبالغہ، صنعت تکرار

حسن تعلیل: ایسی صنعت کو کہتے ہیں۔ جس میں کسی چیز کی علت بیان کی جائے۔ لیکن حقیقت میں وہ اس کی علت نہ ہو۔ علت کے معنی ہیں وجہ یا سبب۔ شاعر حضرات اپنے کلام کو خوبصورت بنانے کے لیے حسن تعلیل کا سہارا لیتے ہیں۔

مثال: کہتا ہے کون نالہ، بلبل کو بے اثر پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

یعنی بلبل کے نالوں کی وجہ سے گل کے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ مگر شاعر نے شعر میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے ایک وجہ بیان کر دی ہے۔

حسن تکرار یا صنعت تکرار جب کسی شعر میں ایک لفظ کی تکرار کی جائے یعنی وہ ایک سے زائد بار

آئے تو اسے صنعت تکرار یا حسن تکرار کہتے ہیں مثلاً

رہے روتے روتے کون سویا خاک پر ہتے ہتے کس کا جھولارہ کیا

صنعت تضاد جب کسی کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد

ہوں۔ مثلاً

ہتے ہتے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بے بسی سے ہم

اس شعر میں ”ہنسنا“ اور ”رونا“ ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہیں اور صنعت تضاد ہیں۔

مرآۃ النظیر اس سے مراد کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے معنوں میں خاص مناسبت ہو لیکن یہ مناسبت تقابل

اور تضاد کی نہ ہو۔ مثلاً باغ کا ذکر کر کے پھولوں کی رنگینی۔ اُس کی خوشبو، خوبصورتی اور تازگی سبھی کچھ بیان کرنا وغیرہ۔

چلتے ہو تو چمن کو چلیے کہتے ہیں کہ بہاراں ہے

پات ہرے ہیں پھول کھلے ہیں کم کم باد و باراں ہے

تلمیح کسی مذہبی، تاریخی داستانی واقعے یا قصے کہانی کو دو تین الفاظ کی مدد سے اشارتاً بیان کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا جام جم سے میرا جام سفال اچھا ہے

صنعت ابہام ابہام کے لغوی معنی ”چھپانے اور وہم“ کے ہیں لیکن اصطلاحی مفہوم کلام میں کوئی ایسا لفظ لانا

جس کے دو معنی ہوں ایک کے معنی قریب اور دوسرے کے معنی دور کے ہیں لیکن سننے یا پڑھنے والے کا ذہن معنی

قریب کی طرف منتقل ہو۔

گلدستہ معنی کو عجب ڈھنگ سے باندھتوں اک پھول کا مضمون ہو تو سورنگ سے باندھتوں

مثال: شاعر کی مدعا بعید کا مفہوم ہے مگر پھول کی مناسبت سے قریبی مفہوم فوراً ذہن میں آ جاتا ہے۔ یہی ابہام کی مثال ہے۔

صنعت ترصیع صنعت ترصیع سے مراد ایک مصرع موزوں کر لیں اور اس کے مقابل کوئی دوسرا مصرع اس

طرح لائیں کہ اس مصرع کا ہر لفظ ترتیب سے پہلے مصرع کا ہم قافیہ اور ہم وزن ہو۔

ہمت نے میری تجھے اڑایا غفلت نے تیری مجھے چھوڑ دیا

مثال: ہمت نے میری تجھے اڑایا

لف و نشر لفظ لف کے معنی ”پلیننا“ اور نشر کے معنی ”پھیلانے اور کھولنے“ کے ہیں۔ اصطلاح میں ان کے معنی ہیں کہ کلام میں کسی ایک بات کا ذکر ترتیب سے کریں پھر اس سے تعلق اور مناسبت رکھنے والی دوسری چیزوں کا ذکر اسی ترتیب سے کیا جائے تو یہ ”لف و نشر“ کہلاتا ہے۔

مثال: تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

اشتقاق اشتقاق سے مراد کلام میں ایسے الفاظ کا جمع کرنا جو ایک ہی مصدر یا مادے سے بنے ہوں۔

مثال: میں نے روکارات غالب کو گر نہ دیکھتے اُس کے سیل گر یہ میں گردوں کف سیلاب تھا

مبالغہ کلام میں کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت اس حد تک کرنا کہ یہ بعید از قیاس ہو۔ تو اس کو مبالغہ کا نام دیا جاتا ہے۔

مثلاً: کیا نزاکت ہے کہ شاخ گل سے توڑا کوئی پھول آتش گل سے پڑے چھالے تمہارے ہاتھ میں

(۶) اس غزل میں پانچ صنائع بدائع تلاش کریں۔

سرگرمیاں

- ۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو ایک ایسا ادبی پیرا گراف پڑھنے کے لیے دیں جس میں مختلف صنعتوں کا استعمال ہوا ہو اور ان سے ان صنعتوں کی نشان دہی کرائیں۔
- ۲۔ اساتذہ کرام کسی بھی مشق میں صنائع بدائع کا استعمال اس طرح کرائیں کہ طلبہ غلط فقرات کی درستی یا آسانی کر سکیں۔
- ۳۔ خوبہ میر درد کی غزلیات میں موجود اصطلاحات کی شناخت کرائیں۔
- ۴۔ خوبہ میر درد کی چند اور غزلیات سنائیں۔

امثال ہنر

- ۱۔ اُردو ادب میں خوبہ میر درد کے مقام سے آگاہ کریں۔
- ۲۔ اُردو شاعری میں صوفی شعراء کے کردار پر لیکچر دیں۔

(حالات زندگی)

غلام ہمدانی نام مصحفی تخلص تھا۔ ۱۷۵۱ء میں امر وہہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۷۷۶ء میں عالم جوانی میں وطن چھوڑ کر دہلی پہنچے اور تحصیل علم اور مشق سخن میں مصروف ہوئے۔ بزرگانِ دہلی کی صحبتوں میں بیٹھ کر بہت جلد مشہور ہوئے۔ اُس وقت دہلی پر افلاس کا دور دورہ تھا۔ دیگر اہل ہنر کے ساتھ مصحفی بھی لکھنؤ چلے آئے۔ لکھنؤ میں ان کے مد مقابل انشاء تھے۔ انشاء اور مصحفی کی آپس میں ہنگامہ خیز مسابقت رہی اس مسابقت میں انشاء کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا اور مصحفی کو تلخ زندگی گزارنا پڑی تاہم میر اور سودا کے بعد انھیں استاد فن کا درجہ ملا۔

مرزا سلیمان شکوہ نے ان کا معمولی وظیفہ مقرر کیا۔ جس میں گزر بسر کرنے لگے۔ مگر مفلسی کے باوجود خوش خلقی، خوش مزاجی اور طبیعت کی خداداد موزونیت نے انھیں ہر دل عزیز بنا دیا تھا۔ لکھنؤ میں ان کی کافی قدر ہوئی۔

مصحفی کی شہرت زیادہ تر ان کے دواوین اور تذکروں پر مبنی ہے۔ اُردو کے آٹھ دیوان ان کی یادگار ہیں۔ جن میں ہزاروں غزلیں، قطعے، قصائد وغیرہ موجود ہیں۔ مگر ان کا سرمایہء حیات غزل ہے۔ مصحفی کے کلام میں میر کا سوز و گداز، سودا کی بلند پردازی، درد کی سادگی، جرأت کی شوخی اور کہیں کہیں انشاء کا رنگ بھی ملتا ہے۔ غرض مصحفی نے ہر رنگ میں غزلیں کہی ہیں۔ ان میں بعض تو صفائی اور برجستگی میں لاجواب ہیں۔ ان کے کلام میں ترنم کی کیفیت اکثر موجود رہتی ہے۔

مصحفی کے کلام میں ایک خاص طرز کی نزاکت پائی جاتی ہے۔ یہ صفت خاص طور پر اُن شعروں میں موجود ہے جن میں کوئی حسی تصویر کھینچتے ہیں یا نفسی واردات کو بیان کرتے ہیں۔ صحت زبان کا وہ بہت خیال رکھتے ہیں۔ دہلی اور لکھنؤ کی زبان میں محاورے و روزمرہ کا بڑا فرق ہے۔ مصحفی کی زندگی کا بیشتر حصہ لکھنؤ میں گزرا لیکن ان کی زبان میں دہلی کا لب و لہجہ قائم رہا۔ الفاظ کو پس و پیش اور مضمون کو کم و بیش کر کے شعر میں کھپاتے ہیں۔ ساتھ ہی اصل محاورہ کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ مصحفی ایک باکمال شاعر تھے۔ انھیں بہت اچھے شاگرد میسر آئے جو اپنے وقت کے استاد تھے۔ آتش، میر خلیق اور میر دبیر وغیرہ۔ مزاج کے اعتبار سے بڑے متین اور سنجیدہ تھے۔ درد مند دل رکھتے تھے۔ آخری عمر میں مصحفی گوشہ نشین ہو گئے۔ ان کی آخری زندگی بڑی تنگدستی اور حسرت میں گزری۔ مصحفی نے بڑی عمر پائی اور ۱۸۲۳ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

غزل

(غلام بھڑانی مصحفی)

عقائد و تصانیف

- طلبہ کو امتحان کے اصولوں سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو نئی نئی تراکیب اور اصطلاحات سے آشنا کروانا۔
- مصحفی کے کلام کے فنی اسلوب سے روشناس کروانا۔

گریباں	دشت جنوں	حسرت و ارمان	دل شاداں	عدم
دیدہ گریاں	نہال	مہ و تاباں	پردہ رخسار	پردہ خاک



نہ گیا کوئی عدم کو دل شاداں لے کر
یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارمان لے کر

باغ وہ دشت جنوں تھا کہ کبھی جس میں سے
لالہ و گل گئے ثابت نہ گریباں لے کر

پردہ خاک میں سو سو رہے جا کر افسوس
پردہ رخسار پر کیا کیا مہ و تاباں لے کر

ابر کی طرح سے کر دیویں گے عالم کو نہال
ہم جدھر جاویں گے یہ دیدہ گریاں لے کر

پھر گئی سوئے اسیراں قفس بادِ صبا
خبر آمد ایام بہاراں لے کر

مصحفی گوشہ عزلت کو سمجھ تختِ شہی
کیا کرے گا تو عبث تختِ سلیمان لے کر

(کلیات مصحفی)



(۱) ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

- (الف) مطلع کے شعر میں شاعر کیا بتانا چاہتا ہے؟
(ب) دوسرے شعر میں شاعر نے ”باغ“ کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟
(ج) غزل کے تیسرے شعر میں شاعر نے ”مہ و تاباں“ سے کیا مراد لی ہے؟
(د) بقول شاعر ”پردہ خاک“ میں جا کر کون سوئے؟
(ه) شاعر نے مقطع کے شعر میں کیا کہا ہے؟
(و) اس غزل میں مستعمل تراکیب کی نشاندہی کریں۔
(ز) چوتھے شعر میں شاعر کی ”عالم کو نہال“ کرنے سے کیا مراد ہے؟
(ح) باد صبا کیا خبر لے کر آئی؟

(۲) غزل کے اشعار کی روشنی میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) غزل کی ردیف ہے

(i) شاداں، ارماں (ii) کر

(iii) لے کر

(ب) غزل کے قافیے ہیں

(i) ارماں، گریباں، تاباں (ii) پردہ خاک، اسیراں قفس، تخت سلیمان

(iii) عبث، حسرت، غزلت

(ج) مصحفی گوشہ عزلت کو سمجھ تخت شہی کیا کرے گا تو عبث تخت سلیمان لے کر

شعری اصطلاح میں کہلاتا ہے؟

(i) مقطع (ii) تشبیہ

(iv) مطلع

(د) نہ گیا کوئی عدم کو دل شاداں لے کر
یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لے کر
شعری اصطلاح میں ہے:

(i) مطلع (ii) مقطع (iii) لف و نشر

(۳) غزل کے آخری دو اشعار کی تشریح کریں۔

(۴) ذیل تراکیب کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے مفہوم واضح ہو جائیں۔

پردہ خاک، باد صبا، دیدہ گریاں، گوشہ عزلت، تخت شہی۔

(۵) غزل اور نظم میں فرق واضح کیجئے۔

غزل	نظم
(۱) غزل پانچ، سات، نو یا گیارہ اشعار پر مشتمل ہوتی ہے۔	(۱) نظم کے اشعار پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔
(۲) غزل صرف عشق و محبت کے مضامین پر مشتمل ہوتی ہے۔	(۲) نظم کا میدان وسیع ہوتا ہے۔ اور فنی لوازمات کی قید بھی کم ہوتی ہے۔
(۳) غزل میں ہیئت کی پابندی ضروری ہے۔	(۳) نظم میں خاص انداز یا ہیئت کی پابندی نہیں ہوتی۔
(۴) غزل کا ہر شعر الگ مفہوم دیتا ہے۔ اس کا تعلق دوسرے اشعار سے ہونا لازمی نہیں۔	(۴) نظم کا ہر شعر دوسرے شعر سے زنجیر کی کڑی کی طرح مربوط ہوتا ہے۔
(۵) غزل میں قافیہ کی پابندی ضروری ہے۔	(۵) نظم میں قافیہ کی پابندی ضروری نہیں۔ ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔
(۶) غزل میں ردیف کی پابندی ضروری ہے۔	(۶) نظم ردیف کے مستقل التزام سے بھی آزاد ہوتا ہے۔
(۷) غزل وہ قطرہ ہے۔ جس میں سمندر سمٹ جاتا ہے۔	(۷) ہزاروں نظمیں ملکر بھی وہ تاثر پیدا نہیں کر سکتیں جو غزل کا ایک شعر کر جاتا ہے۔

(۶) غزل کے اشعار میں جن فن صنائع کا استعمال کیا گیا ہے ان کی وضاحت کریں۔

(۷) اردو کا ایسی غزل کی روشنی میں غلام ہمدانی مصحفی کے کلام کے فنی محاسن بیان کریں۔

لغت میں مجازی معنوں کا استعمال

جب کوئی لفظ اپنے اصلی معنوں کی بجائے غیر حقیقی اور غیر وضعی معنوں میں استعمال ہو تو اس کو مجاز کہتے ہیں۔ جیسے ”یہ کام میرے ہاتھ میں ہے“ اس مثال میں ”ہاتھ“ کا لفظ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس سے مراد ”قدرت“ ہے۔ ”وہ دیکھو! میرا چاند آگیا“ اس جملے میں چاند اصلی معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ”چاند“ سے مراد ”خوبصورت بیٹا“ ہے۔

۱۔ **مجاز شرعی:** کسی لفظ کو اس کے شرعی معنوں کے علاوہ کسی اور معنوں میں استعمال کرنا مجاز شرعی کہلاتا ہے۔ جیسے صلوٰۃ کا لفظ نماز کے لیے مخصوص ہے۔ مگر اسے دُعا کے معنوں میں استعمال کرنا۔ قرآن میں بھی اس لفظ کو اس کے مجازی معنوں میں استعمال کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے فرمایا ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا ان کے لیے وجہ سکون ہے۔“

۲۔ **مجاز لغوی:** کسی لفظ کو اس کے لغوی معنوں کی بجائے کسی اور مفہوم میں استعمال کرنا مجاز لغوی کہلاتا ہے۔

جیسے: سب پہ جس بار نے گرانی کی اُس کو یہ نانا تو اس اٹھا لیا (میر)

۳۔ **مجاز عرفی عام:** کسی لفظ کو اس کے عام اصطلاحی معنوں میں استعمال کرنے کی بجائے کسی اور معنوں میں استعمال کرنا مجاز عرفی عام کہلاتا ہے۔ مثلاً حیوان کے معنی جاندار کے ہیں مگر اس لفظ کو انسان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ”وہ تو پورا حیوان ہے“۔ یعنی بہت غیر مہذب ہے، مجاز عرفی کہلاتا ہے۔

۴۔ **مجاز عرفی خاص:** کسی خاص فرقہ یا گروہ کی اصطلاح کو کسی اور معنی میں استعمال کرنا مجاز عرفی خاص کہلاتا ہے۔ مثلاً حقیقت کا لفظ صوفیا کی ایک خاص اصطلاح ہے لیکن اسے اصلیت کے معنوں میں استعمال کرنا مجاز عرفی خاص کہلائے گا۔

سرگرمیاں

- ۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے لغت کا اصطلاحی معنی، سیلنگ اور بول چال کے حوالے سے استعمال کروائیں۔
- ۲۔ اساتذہ طلبہ کے درمیان غزل پر استحصانی لحاظ سے گفتگو اور مباحثہ کروائیں۔
- ۳۔ طلبہ غلام ہمدانی مصحفی کی چند اور غزلیات بھی اپنی کاپی میں لکھیں۔

مشق ہفتی

- ۱۔ طلبہ کو اردو ادب میں غزل کی مقبولیت کی وجوہات بتادیں۔
- ۲۔ طلبہ کو مقطع اور مطلع کا فرق بتائیں۔
- ۳۔ طلبہ کو اردو ادب میں غلام ہمدانی مصحفی کی شاعرانہ عظمت کے بارے میں بتادیں۔

نواب مرزا خان داغ

(حالاتِ زندگی)

نواب مرزا خان داغ ۱۸۳۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نواب شمس الدین نواب لوہارو کے بھائی تھے۔ والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ نے شہزادہ فتح الملک سے شادی کر لی۔ اُس وقت ان کی عمر تقریباً چھ سات برس تھی۔ یہ بھی والدہ کے ساتھ شاہی قلعہ میں رہنے لگے اور وہیں شہزادوں کے ساتھ تعلیم و تربیت پائی۔

شروع ہی سے شعر و شاعری کی طرف مائل ہوئے۔ ذوق جیسا اُستاد ملا جن سے اصلاح لیتے رہے۔ جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے بعد پہلے رامپور پھر دکن چلے آئے۔ یہاں نظام دکن نواب محبوب علی خان نے اپنا استاد مقرر کیا۔ داغ اپنے زمانے کے مشہور شاعر تھے۔ انھوں نے قصیدے بھی کہے اور مثنویاں بھی لکھیں۔ لیکن ان کی شہرت کا اصل سبب غزل گوئی ہے۔ ان کی زبان فصیح اور سادہ ہے اور بیان میں شوخی اور بانگین کا عنصر نمایاں ہے۔ یہ خوبیاں ایسی ہیں جو بہت کم شعراء کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ داغ کے کلام کو جس قدر مقبولیت اُردو شاعری میں حاصل ہوئی، بیسویں صدی تک میر اور غالب کے علاوہ کسی دوسرے شاعر کو نصیب نہیں ہوئی۔

داغ نے اپنی شاعری میں روزمرہ اور محاورہ کا خاص خیال رکھا ہے۔ ان کی شاعری میں فکر و خیال کی گہرائی اور فلسفیانہ نقطہ نظر بالکل نہیں ملتا۔ وہ عشق و محبت کے شاعر ہیں اور زندگی کو بھی ایک رند کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ داغ کے لب و لہجہ میں جوش، تازگی، چمک اور مہک پائی جاتی ہے۔ طنز و مزاح، طعنہ، گدگدی اور بھپتی اُن کی ظرافت کے مختلف رنگ ہیں۔ ان کے کلام میں چٹخارہ ہے۔ اُردو غزل کی روایت میں داغ کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔ انھوں نے شاعری کے ایک دور کو متاثر کیا۔ اُس زمانے میں داغ کے سامنے کسی کا چراغ نہ جل سکا۔

”گلزارِ داغ“ آفتابِ داغ ”دیوانِ داغ“ اور ”مہتابِ داغ“ اُن کی یادگار تصانیف ہیں۔ ان کا انتقال

۱۹۰۵ء کو دہلی میں ہوا۔

غزل

(نواب مرزا داغ دہلوی)

مقاصد تہذیب

کسی بھی ادبی فن پارے میں استعمال کیے گئے الفاظ و اصطلاحات سمجھانا۔

اُردو کلاسیکی غزل میں داغ کی اہمیت بتانا۔

داغ دہلوی کی غزل کی خوبیوں اور تراکیب سے طلبہ کو آشنا کروانا۔

تجلی	جبابوں	ثانی	دوئی
پردا	تنہا	تصور	جلوہ آراء



ان آنکھوں نے کیا کیا تماشہ نہ دیکھا

حقیقت میں جو دیکھنا تھا نہ دیکھا

تجھے دیکھ کر وہ دوئی اٹھ گئی ہے
کہ اپنا بھی ثانی نہ پایا نہ دیکھا

ان آنکھوں کے قربان جاؤں جنہوں نے

ہزاروں جبابوں میں پردہ نہ دیکھا

نہ ہمت نہ قسمت نہ دل ہے نہ آنکھیں
نہ ڈھونڈا نہ سمجھا نہ پایا نہ دیکھا

وہ کب دیکھ سکتا ہے اُس کی تجلی

جس انسان نے اپنا جلوہ نہ دیکھا

اے دیکھ کر اور کو بھی جو دیکھے
کوئی دیکھنے والا ایسا نہ دیکھا

تیری یاد ہے یا ہے تیرا تصور
کبھی داغ کو ہم نے تنہا نہ دیکھا

(دیوان داغ)



(۱) ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

- (الف) اس غزل کے مطلع کے شعر میں شاعر کا ”حقیقت“ سے کیا مراد ہے؟
 (ب) غزل کے تیسرے شعر میں شاعر کن آنکھوں پر قربان ہونے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔
 (ج) غزل کے پانچویں شعر میں شاعر کے خیال کے مطابق کوئی شخص اُس کے محبوب کی تجلّی کیوں نہیں دیکھ سکتا؟
 (د) غزل کے مقطع میں شاعر نے ’داغ‘ کو کبھی تنہا کیوں نہیں دیکھا ہے؟
- (۲) کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پہلا شعر	مقطع	
نہ دیکھا	اللہ تعالیٰ	
آخری شعر	مطلع	
وہ تھا جلوہ آراء	تخلص	
داغ	ردیف	

- (۳) غزل کے دوسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کریں۔
 (۴) داغ و بلوی کے شعری محاسن اور فنی خوبیوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔
 (۵) اسلوب داغ کی روشنی میں اُن کے کلام کی خصوصیات مثالوں کے ذریعے بیان کریں۔

قصیدہ قصیدہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ارادے کے ہیں۔ اس کے لغوی معنی مغز اور گودے کے آتے ہیں۔ چونکہ قصیدے میں شاعر کسی زندہ شخص کی تعریف و توصیف، بہادری، جوانمردی کا تذکرہ پاکیزہ اشعار میں کرتا ہے۔ اس لیے اس صنف سخن کو قصیدہ کہتے ہیں۔

ہیت کے اعتبار سے قصیدہ غزل کی مانند ہے اس کے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں مطلع کہتے ہیں اور آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔ باقی اشعار میں غزل کی طرح ردیف قافیہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ قصیدے کے آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ جیسے مقطع کہتے ہیں۔

- ۱۔ اساتذہ کرام طلبہ میں ادبی مطالعے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے انھیں کالج کی لائبریری لے جا کر انتخاب کتب کروائیں اور ساتھ زندگی کے مسائل کے حوالے سے اُن سے تحریری رد و عمل کا اظہار کروائیں۔
- ۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو کسی بھی علمی مضمون میں استعمال کیے گئے اصطلاحات کا ادراک کروائیں۔
- ۳۔ استاد طلبہ کو داغ کی ایک مشق اور ایک قصیدہ سنائیں اور طلبہ کو کاپی میں نوٹ کرنے کی ہدایت کریں۔

- (۱) طلبہ کے سامنے مشق اور قصیدے کی وضاحت کریں۔
- (۲) طلبہ کو تشبیہ اور استعارے کی چند مثالیں بتائیں۔
- (۳) طلبہ کو اردو ادب میں داغ دہلوی کے مقام سے آگاہ کیا جائے۔
- (۴) طلبہ کو داغ دہلوی کی شاعری کی فنی خوبیوں پر ایک سیر حاصل کھجوریں۔

حصہ نشر		نظریہ پاکستان (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ)	
الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اخوت	بھائی چارہ	عمل دخل	اختیار، قبضہ
الجاد	بے دینی	عناد	دشمنی
احساس کمتری	اپنے آپ کو کم تر سمجھنا	غلبہ	قابو پانا، بالادستی
استوار کرنا	مضبوط کرنا	فروغ	چمک، روشنی، ترقی
اسامی قدریں	وہ باتیں جنہیں اسلام میں قدر اور احترام سے دیکھا جاتا ہے	فریب	دھوکہ
انتشار	بتر ہونا، بکھر جانا	فلاح و بہبود	بھلائی اور اچھائی
باہمی اتفاق	آپس میں اتفاق	قیاس	اندازہ، سوچ، تصور، گمان
چھبوت چھات	ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کم ذات ہندو سے اگر کسی اونچی ذات ہندو کا بدن چھو جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے	قرار داد پاکستان	۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں یہ فیصلہ کرنا کہ ہندوستان کے مسلمان ایک الگ وطن چاہتے ہیں ایک دوسرے کی بات سمجھنا اور مان لینا
گزر رہا ہوا زمانہ (سر سید احمد خان)		مضامین	
جواز	سر زمین غرب جہاں مکہ، مدینہ آباد ہیں	اپنے تئیں	اپنے آپ
خود مختیار	آزاد، اختیار رکھنے والا	ادبیز پن	سوچ بچار، غور و فکر، کشمکش، الجھن
روداداری	دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا	اکیلا پن	تہائی
زک	نقصان	بے مروت	بے لحاظ
سنگٹھن تحریک	اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا	پاش پاش ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا
شاہ ولی اللہ	دہلی کے معروف عالم دین، معلم، مصلح اور رہنما	تسخیر	قبضہ کرنا، فتح کرنا
شدھی تحریک	ہندو قوم پرستوں نے ایک تحریک چلائی جس کا مقصد ہندو مذہب کی تبلیغ تھی	ٹٹول ٹٹول	تلاش تلاش کر کے، غور سے تلاش کرنا
شیوہ	طریقہ، روش، دستور، ڈھنگ	ٹٹکنی باندھ کر	کسی کی طرف برابر گھورتے رہنا
عمل پیہم	مسلسل کام کرتے رہنا	جو بن	جوانی
عملی جامہ پہنانا	عمل کر کے دکھانا	ڈراؤنی	خوفناک
		ریسی	خوش وضع
		سڈول ڈیل	خوشنما، خوبصورت جسم والا
		ساعی	دوڑ دھوپ، کوشش کرنے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سج خلقی	بد مزاجی، بداخلاقی	قلعہ معلیٰ	بلند قلعہ، مغلیہ دور کا بنا ہوا قلعہ
کھنڈر	ویرانہ	قطعہ زمین	زمین کا ٹکڑا
گھٹا	بادل	گدڑی	لباس جس میں کافی پیوند لگے ہوں، وہ بازار
گل کر	ختم ہو کر	گراں قیمت	جس میں ہر قسم کی پرانی چیزیں بکتی ہیں
لوہپن	بچپن اور جوانی کے درمیان کا زمانہ	مجازات	مساوی، برابری، مقابلہ، آمنے سامنے
ہنی	مشتمل	نعمت عظمیٰ	بہت بڑی نعمت
مکتب	سکول	ناف شہر	شہر کا درمیان
نورانی چہرہ	روشن چہرہ	منطقی دلائل	وہ دلائل جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرے
لولہ	جوش، جذبہ، اُمنگ، شوق		

ادب کیا ہے؟ (ڈاکٹر سید عبداللہ)

نئی دہلی کی ایک تعمیر (مولوی ذکاء اللہ)

آرکی ٹیکچر	نقشہ نویسی	اختراع	نئی بات نکالنا
استوائی	خط استواء کا علاقہ	ادراک حقیقت	حقیقت کو پہچاننا
افتادہ	تھکا ہوا، ناکارہ، دور	انبساط	خوشی، شادمانی
اہتمام	انتظام، التزام	انواع	رنگ رنگ، بھانت بھانت
اسپ بادر قرار	ہوا کی رفتار سے دوڑنے والا گھوڑا، تیز چلنے والا گھوڑا	بالعموم	عام طور پر
پردہ نشیں	پردے میں رہنے والی چیز، عورت	تاثراتی	اثر والی
حسانت	خوبصورتی	ترکیہ نفوس	نفس کو پاک کرنا
حصار	گھیرا، چار دیواری	ترکیب	بناوٹ، ساخت
دایہ گیری	بچے کی پرورش کرنے والی خاتون	تحلیل	ختم ہونا، کمزور ہونا، ہضم ہو جانا
سبقت	برتری	تفریح نفس	نفس کو خوش کرنا
سعی	کوشش	تمثیلی	مشابہت، تشبیہ، ڈرامائی
شملہ	ہندوستان کا ایک صحت افزاء مقام	جامع	مکمل
طاری ہونا	چھا جانا، غلبہ پانا	جلوہ گر ہونا	نمودار ہونا
علت	برائی، خامی	خود نوشت	خود لکھنا
طاقچہ	دیوار میں بنی الماری	ارجوزہ	قدیم عربی صنف شاعری جس میں مدح سرائی کی جاتی تھی
فیض رسانی	فائدہ پہنچانا		

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فنون لطیفہ	دلچسپ باتوں کی کارگیری	ہم آہنگ	ہم آواز
قوت مختصر	تخلیق والی قوت	اقتصادی ترقی	معاشی ترقی
حاوی ہونا	قابو پانا، غلبہ پانا	باہمی تعلقات	آپس کے تعلقات
تفہیم میں توازن (ڈاکٹر عبارت بریلوی)			
استوار	مضبوط، محکم	بے تحاشا	بہت زیادہ
اضطراری	پریشانی کا عالم	تفاضل	غفلت، لاپرواہی
امتزاج	آمیزش، ہم آہنگی	ثقافت	کلچر
برائیچختہ	آپے سے باہر ہونا، انتہائی غصے میں آنا	سبز انقلاب	زرعی انقلاب
تخلیق	پیدا کیا گیا	سول سوسائٹی	سول سے مراد تمدنی اور سوسائٹی سے مراد معاشرہ
جبلت	فطرت، اصلی طبیعت		اصطلاحاً وہ لوگ جو عوام میں وجود تو رکھتے ہیں مگر کسی منظم پارٹی سے تعلق نہیں ہوتا۔
جمالیاتی	خوبصورتی، حسن	شعور	عقل، شعور
شعور	عقل، فکر	شرح اموات	اموات کی تعداد
ظہور پذیر ہونا	ظاہر ہونا	شرح افزائش	زیادہ ہونے اور بڑھوتی کی شرح / تعداد
فیاضی	سخاوت	ماہر معاشیات	معیشت کا تجربہ رکھنے والا
گامزن	تیز چلنے والا	موجب	سبب، وجہ
لازم و ملزوم	ایک دوسرے سے وابستہ، تعلق، واجب، ضروری	میڈیا	نشر و اشاعت
متناہشی	تلاش کرنے والا	ملین	دس لاکھ
مجسم	جسم دار، وہ چیز جس کا طول و عرض ہو	ورلڈ پاپولیشن ڈے	پیدائش کا عالمی دن
معنویت	باطن پن	ذہنیات	ذہن سے تعلق رکھنے والی چیزیں
مدد و معاون	مددگار، ساتھی	ریختی	وہ نظم جو عورتوں کی بولی میں کہی جائے
منطقی دلائل	وہ دلائل جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرے	سامع	سننے والا
نقاد	تفہیم کرنے والا	شہر آشوب	وہ نظم جس میں کسی شہر کی پریشانی و بربادی کا ذکر ہو
فلسفہ حیات	زندگی کا اصول	غنائی شاعری	نغمے والی شاعری
ہم آہنگی	امتزاج، آمیزش	فضائل باطنی	پوشیدہ کمالات، ہنر
آبادی اور منصوبہ بندی (مولفین)			
آگاہی ہونا	واقف ہونا	نقاری	پڑھنے والا
		قومی سورما	طاقتور

رستم و سہراب (آغا حشر)		الفاظ	معانی
الفت	محبت	بساط الندا	تختہ الندا، حیثیت ختم ہونا
پاش پاش ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا	بھار میں جھونکنا	آگ میں ڈالنا، ضائع کرنا
جلاد	قتل کرنے والا	رکھوالی	چوکیداری
حقیر	معمولی، گھٹیا، نکانا	سوانگ	روپ
خونخوار	خون پینے والا مراد ظالم	شہر خموشاں	قبرستان
ڈہائی دینا	واسطہ دینا	عصا	ڈنڈا
زال	رستم کا والد	فٹ پائی	فٹ پاتھ
سام	رستم کا دادا	قندیل	چراغ، لالین
سجدہ ہائے نیاز	عاجزی کا سجدہ	گنوشالہ	گایوں کے رہنے کی جگہ
کریم و رحیم	رحم اور کرم کرنے والا	نانک کمپنی	ڈرامہ کمپنی
قہر و غضب	اللہ تعالیٰ کا عذاب اور غضب	نیم ہویدا	آدھا کھلا ہوا، نیم عیاں
قسمت کا ہٹنا	قسمت کا مارا		

چلتے ہو تو چھین چلو (ابن انشاء)

کوکھ	بطن، پیٹ	آثار	علامات
ناشاد	ناخوش	آہنی ماحول	ایسی جگہ جہاں جنون اور بھوتوں کا اثر ہو
گھات	تاک، موقع	آلائش	گندگی
گہوارہ	پنگھوڑا	آنچ کرنے سے	ضد پڑنے سے
مامتا	ماں کی محبت	اندیشہ	ڈر
موذی حیوان	ظالم درندہ	انواع و اقسام	قسم قسم کی
ناشاد	ناخوش	امتداد زمانہ	زمانے کی طوالت
نریمان	رستم کے خاندان کا فرد	اصرار	تکرار
نقارہ	ڈھول، نوبت، مسجد کے اعلان کا ذریعہ	بالائشیں	مراد زیادہ فائدہ
نہاں	پوشیدہ، چھپا ہوا	بایں ہمہ	باوجود ان تمام باتوں کے
ہومان، بازمان، بحیر	سہراب کے تین لشکری	پایہ تخت	دار الحکومت
		تحقیق	حقیقت معلوم کرنا
		تسلل	مسلل، سلسلہ
بازیچہ اطفال	بچوں کا کھیل، معمولی بات	تاخت و تاراج	حملہ اور لوٹ مار

مرزا غالب بندر روڈ پر (خوابہ معین الدین)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تجسس	جستجو	عظمت رفتہ	ماضی کی برتری، برائی
تبول	دولت مند	ظفائے	ہنگامہ، شور و غل
چوبلی کا	لکڑی کا	قانون دہندہ	قانون دینے والا
ختہ	خراب حال، بوسیدہ	قدامت	قدیم، پرانا
رپٹ	پھسلنا	کھنڈر	ویران جگہ، ویران مکان
صغریٰ	کم عمری	گستاخ	بے ادب
غلام گردشیں	برآمدے	لبادہ	پٹنہ، جبہ
لذائذ	لذت کی جمع	مطلق العنان	آزاد، بے باک، خود سر
مشروب	پینے کا شربت	محبوبہ الحواس	پاگل، سوداگی
مقابر	مقبرے کی جمع	مختب	حساب لینے والا
نواحات	اُرد گرد	مفلوک حال	تباہ حال، خستہ حال
تعلیم در تعلیم	جو تیاں بغل میں ہونا	منسوب	نسبت کیا گیا
وحشت	گھبراہٹ، خوف	نقوش	کندہ کی ہوئی چیزیں
ہجوم	مجمع	سنباب	چوہے سے ذرا بڑا جانور جس کی ملائم اور ریشم دار کھال کی پوستیں بناتے ہیں

بابل کے کھنڈرات (جمیل الدین عالی)

ارتعاش	کانپنا، کپکی	خطوطِ غالب (مرزا غالب)	آزردہ
استخوان	کھلی، ہڈی	پریشان، غمگین، ستایا ہوا	آشنا
آن گت	بے شمار	واقف	بلی ماروں
بام عروج	زیادہ بلندی پر	دہلی کے ایک محلے کا نام جہاں غالب رہتے تھے	بہ آئین مناسب
تیج در تیج	بل پر بل پڑا ہوا، نہایت پیچیدہ	مناسب طریقے سے	پہرہ ن چڑھتے
پاداش	عوض، بدلہ، صلہ	سورج کا کافی اوپر آنا، تقریباً نوبے صبح	تردد
پیوست	جڑا ہوا، چھپا ہوا	اندیشہ، فکر	تلف ہونا
جبروت	غور، تکبر	ضائع ہونا	جان سے مرنا
دہریہ	خدایا دیوتا کو نہ ماننے والا	بیماری کے باعث تکلیف میں ہونا	جیوڑا
دولت و حشمت	امیری اور شان و شوکت	مرجانا، جان نکلنا	دیباچہ
ریشم	ملائم کپڑا، دھاگہ	کتاب کا پیش لفظ	
عشرت خانہ	عیش و عشرت کرنے کا مقام		

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رفح ہو گیا	دور ہو گیا	نمیداشت	پرورش
گا ہے گا ہے	کبھی کبھار	نشر و اشاعت	نشر کرنا اور شائع کرنا
لال کنواں	دہلی کے محلے کا نام	علم اسلام	اسلام کا جھنڈا
مداح	تعریف	ورثہ	میراث، ترکہ

کلام مست تو کئی (ڈاکٹر شاہ محمد مری)

اصل تلفظ بمبور ہے، کوہلو کے ایک پہاڑ کا نام ہے	بانہور
یکجا ہو کر	باہم مجمع
تحصیل دُکی کے ایک دریا کا نام	چینی
پہاڑ کا نام	ترخان
تحصیل دُکی میں گاؤں کا نام	تکڑی
پہاڑ کا نام	ڈانٹر
پہاڑ کا نام	رسترائی
مقبرہ	روضہ
گھڑی	ساعت
سایہ کر دینا	سایہ فلک
ضلع کوہلو کی ایک تحصیل کا نام	کاہان
پہاڑ کا نام	کپڑی
وہ علاقے جہاں کم پانی موجود ہو	کم آب علاقے
بادلوں کا گرجنا	گھن گرج
مست تو کھلی کا گاؤں	مانٹری

منگی اور بدی (سید عابد شاہ عابد)

جمع مرض، بیماریاں	امراض
پشتو زبان کا لفظ مراد عوامی کہانیاں	اویسی نکلونہ
ہوشیار، چوکنا، جاگتا ہوا	بیدار
بے مقصد	بے بنیاد
سادگی	بھولا پن

مدار	انحصار، موقوف، بات ٹھہرنا
ناز	فخر
نام نگاری	مکتوب نگاری
ننگ آفرینش	مخلوق کی شرم یا مخلوق کے لیے شرم
بوسہ	اندیشہ، ڈر، خوف
ہرکارہ	ڈاکیا، پوسٹ میں، خط لانے والا

مکاتیب اقبال (علامہ اقبال)

آزمائی طور پر	تجرباتی طور پر
احباب	حبیب کی جمع، دوست
آفاقہ	مرض میں بہتری آنا
اسلامی معاشرت	اسلامی طریقے پر رہن سہن
اطمینان قلب	دلی سکون
بے فکر	بے پرواہ، آزاد
توفیق	ہمت
جا و منصب	شان و شوکت اور مرتبہ
حقائق اسلام	اسلام کی سچی باتیں، حقیقت
دل خوش کن	دل کو خوش کرنا
روحانیت	روحی طاقت
رسوخ	رسائی
سعادت جج	حج کرنے کی خوش نصیبی
صاحبزادہ	مراد بیٹا
مخلصین	مخلص دوست
مخدوم الملک	قابل تعظیم بادشاہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پینے سے شرابور	پینے میں بھیگا ہوا	صلصل	فاختہ، قمری
پھولانہ سانا	بہت خوش ہونا	طاؤس	مور پرندہ
تاکید	ہدایت	قضا قدر	تقدیر الہی، اللہ کی مرضی
تانتا	مجمع، بھیڑ، جھوم	کار ساز	قادر مطلق، کام بنانے
تیکی	تیز مزاج، الیلی، ٹیڑھی	لیل جنبار	دن اور رات
حامی و ناصر	مددگار، ساتھی	موج نسیم	صبح کی ٹھنڈی ہوا
عروس	دلہن	مہر و ماہ	چاند اور سورج
حکماء	جمع حکیم، طبیب	نغمہ سنج	گیت گانا
جسامت	جسیم ہونا، ڈول ڈیل	وابستہ	تعلق
جھپٹنا	حملہ کرنا		

نعت (حسن کا کوردی)

ازل	پیدائش سے / ابتداء سے
بیان	گفتگو
خواندہ	تعلیم یافتہ
درد	وہ دعا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھی جائے
رتبہ	درجہ
سراپہ	سر سے پاؤں تک
نخن	بات
شاہ مرساں	تمام پیغمبروں کے بادشاہ مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم
شب معراج	۲۶ اور ۲۷ رجب کی درمیانی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے ساتویں آسمان پر گئے

زمین کے نیچے سوئے ہوئے لوگ مراد مردے	خفگان تہہ خاک
الگ ہونا، چھوڑ دینا	دست بردار ہونا
حیران رہ جانا	دنگ رہ جانا
دستور کے مطابق، روزانہ کوئی کام کرنا	حسب معمول
پریشان، آوارہ	سرگرداں
بدن پر پہنا ہوا لباس	لباس تن زیب کرنا
نقصان دہ، زک پہنچانے والا	مفسر
اونچ نیچ یعنی زمانے کی سختیاں	نشیب و فراز
نا تجربہ کار جس سے کام بگڑ جائے	نیم حکیم

حصہ نظم

حمد (ماہر القادری)

قدرتی طور پر اونچائی سے گرنے والا پانی	آبشار
معاف کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ	آمرزگار
بھیدی، محرم	پردہ دار
پردہ یا غیب ظاہر کرنا	پردہ کشا
روح کو سکون ملانا	تسکین روح
اللہ کی عظمت اور شان بڑی ہے	جل شانہ

عرش بریں	وہ آسمان جہاں اللہ تعالیٰ کا تخت ہے
عروج	بلندی
منزل توحید	اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، یکتائی
نزول	نازل ہوا، اترنا
نسب	تجویز کی گئی دوا کی پرچی

انجام (نظیر اکبر آبادی)	الفاظ	معانی
-------------------------	-------	-------

وہ کپڑا جو چھت کے نیچے خوبصورتی کے لئے

لگایا جاتا ہے یہاں مراد پردے

شاخ میں شاخ ابھی ہوئی

پھول گاڑھنا

فانوس

درخت

مشکل

آراستہ

سوگنھنے کی قوت

شاخ در شاخ

گل کاریاں

لغغے

نبال

محال

مرصع

مشامہ

موت

بج گیا، اعلان ہو گیا

لاٹھی مارنے والا

بنا

نیکی

جسم

ذرا

دل مارنا، پوری کوشش کرنا

چٹائیں جلنی ہے

فکر

خیرات

جسے گھن، کپڑا لگ جائے

جھکی کر والا، ضعیف

تیار ہونا

ڈھول، اعلان

اجل

باج

بٹ مار

بن آنا

ہُن

تن

نک

جی مارنا

جلنی

چنتی

دان

گھنٹی

کپڑا

کمر باندھنا

نقارا

غریت (میر انیس)

دن رات
غمگینی، اداسی
الم کی جمع بمعنی غم، پریشانیاں
غم
زمین کے نیچے
آبلے
تھکا ہوا
بندوبست
سر مارنا
مصروفیت، کام
چوٹ
مسافرت، مسافر
جدائی
فکر
قدم
مصیبت میں مبتلا ہونا
محنت

آٹھ پہر

افسردگی

آلام

اندوہ

تہ خاک

چھالے

درماندہ

سر انجام

سر نہکنا

شغل

ضربت

غریب الوطنی

فرقت

کاہش

گام

جان کے لالے پڑنا

مُحَن

داستان باغ کی تیاری میں (میر حسن)

ارغوانی
پارچہ
جواہر
خیاباں
خانہ باغ
دوروں
زمرہ
زربفت
زرنگار
سرخ رنگ کی شراب
کپڑا
جوہر کی جمع، موتی
پھولوں کی کیاری
گھر کا باغ، پائیں باغ
دروازوں
سبز رنگ کا قیمتی پتھر
سنہری تاروں سے بنا ہوا
وہ چیز جس پر سنہری کام ہوا ہو

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نوردی	گھومنا پھرنا	آل عدنان	اولاد، بنی امیہ
نشین	گھونسلا	آبی	پانی میں رہنے والا
شہادت علی اصغرؑ (مرزا دیر)			
آب و تاب	چمک دمک	اُنڈلس	پسین
اجلی	صاف ستھری	بانی	بنیاد رکھنا
بلکنا	چیننا	بطحا	مکہ کی وادی
ترکش	تیر رکھنے کا خول، تیردان	بیت	گھر
تشخ	جکڑ جانا، عضلات جسمانی کا گھپنے لگنا، جسم کا	بناؤں	عمارتیں
	اُکڑ جانا	ٹیکس	پسین کی ندی کا نام
تیور	چہرے کا انداز، ڈھنگ	جہالت	بے علمی
تھرا	کانپنا، خوفزدہ ہونا	جویا	تلاش کرنا
حلقوم	سینے اور گلے کے درمیان کا گڑھا، حلق	رصد گاہ	تجربہ گاہ
دو ناگ کی کمان	دونوک والی کمان	خاکی	مٹی کے بنے ہوئے
ردا	چادر	صفنا ہانیوں	اصفہان کے لوگ
رنگ فق ہونا	حیرت میں آنا، کسی خوف کی وجہ سے چہرے کی	طبق	زمین
	سرخی جاتے رہنا، چہرہ زرد ہو جانا	فلاحت	کھیتی باڑی
سبٹ	بیٹے/بیٹی کی اولاد یہاں مراد حضور ﷺ کی بیٹی کا بیٹا	کسب	سیکھنا
سرکانا	ہشانا	کوہ بینا	اُنڈلس کے پہاڑ کا نام
سن	عمر	گزگا	ہندوستان کا دریا
شاہ کر بلا	کر بلا کا بادشاہ، مراد حضرت امام حسینؑ	مراغہ	آذربائیجان کا شہر
شش ماہہ	چھ ماہ کی عمر		
عدو	دشمن		
مٹکا ڈھلک جانا	گردن ٹوٹ کر لٹک جانا		
ناگہاں	اچانک		
یثرب	مدینہ منورہ		
مسلمانوں کا تائناک ماضی (مولانا حالی)			
آثار	نشانیاں	اوج	بلندی، اونچائی
		اعدا	عدو کی جمع، دشمن
		بحر و بر	سمندر اور خشکی
		تعلیٰ	شیخی، بڑائی، بلندی
		تگ و دو	بھاگ دوڑ، کوشش
		خُسن ظن	نیک سوچ، اچھا گمان
		حب	محبت

ایسٹریکٹ آرٹس (سید محمد جعفری)

الفاظ	معانی
حق پرستی	اللہ کو ماننا، سچی بات قبول کرنا
جوش	گرمی، زیادتی
دیوار آئین	لوہے کی دیوار، مضبوط رکاوٹ
سوز جگر	جگر کا جلنا، افسوس ہونا
سرگرم	مصروف
عرش اعظم	بڑا عرش، آسمان بالا
غرور و ناز	فخر، بڑائی کا اظہار
گندم و جو	مراد اچھا اور بُرا
ممتاز	نمایاں
یاران وطن	وطن کے لوگ
شام (حفیظ جالندھری)	
ایوان	محل، بڑے بڑے محل
ارغوانی	سرخ یا نارنجی رنگ
دم	گھڑی
دیو	جن، بھوت، غیر معمولی قوت رکھنے والی مخلوق
ردائیں	چادریں
ساحرہ	جادوگر
شفیق	صبح اور شام کے وقت آسمان کے کناروں پر نظر آنے والی سرخی
شورشیں	شور و غوغا، ہنگامے
ظلمات	ظلمت کی جمع، یعنی اندھیرے
کلیاں	بن کھلے پھول
کبسار	پھاڑ
گھنائیں	سیاہ گھنے بادل
لالہ زار	لالے کا کھیت یا میدان، جہاں لالے کے
	سرخ کھلے پھول
الفاظ	معانی
ایسٹریکٹ آرٹس	تجربیدی آرٹ
المنال	بچے
بہکانے	فریب دینے، دھوکا دینا
تپائی	چھوٹی میز، تین ٹانگوں والی چھوٹی میز
جائزہ	ایک نظر دیکھنا
جلوہ	نظارہ
ستائش	تعریف
قلم	ڈالنا
کمال فن	شاہکار
مروت	احسان مندی
نقش	شکل
ورق	کاغذ

رٹیل کا سفر (سید ضمیر جعفری)

روشن، سفید	بینسا	جن، بھوت، غیر معمولی قوت رکھنے والی مخلوق
پتھ و خم	پتھاک	چادریں
شگاف، سوراخ	روزن	جادوگر
بیٹھ جانا، بھر جانا	سما جانا	صبح اور شام کے وقت آسمان کے کناروں پر نظر آنے والی سرخی
تیز اور چمکدار کلہاڑا	صقیل کلہاڑا	شور و غوغا، ہنگامے
فضول، بیکار	عبث	ظلمت کی جمع، یعنی اندھیرے
کئی چیزوں کو یکجا باندھنا	گھنڈا	بن کھلے پھول
چھوٹی دھوٹی	لنگوٹی	پھاڑ
ہجوم، بھیڑ بھاڑ	لاؤ لشکر	سیاہ گھنے بادل
آدمیوں کی گنتی	مردم شماری	لالے کا کھیت یا میدان، جہاں لالے کے
نفس کی جمع، ہستیاں	نفوس	سرخ کھلے پھول
روشن، ترقی یافتہ قوم	ملت بیضا	

گل بہار کالونی (مرزا محمود سرحدی)

الفاظ	معانی
ابر	بادل
پسو	ایک زہریلا کیترا جس کے کاٹنے سے بدن میں کھجلی ہوتی ہے
تاپہ دیر	دیر تک
ٹھیلہ	ہاتھوں سے دھکا دینے والی گاڑی
جا	جگہ
دستول	گرد، مٹی
راجہ حانی	دارالحکومت، پایہ تخت
ریلا	پانی کا چڑھاؤ، طغیانی
کاشغر	چین کا ایک شہر
کونشی	بٹکہ
مشابہت	مطابقت، شکل، شبیہ

غزلیات (مرزا غالب)

انداز گفتگو	گفتگو کا طریقہ
بت شکنی	بت توڑنا، کفر ختم کرنا
بد آموزی	بری باتیں سیکھنے کا ڈر
پیرا ہن	لباس، کرتہ
حاجت رنو	سلامتی کی ضرورت، مرمت کی ضرورت
داغ نہاں	پوشیدہ زخم
رشک	خوبی پیدا کرنا
سبک دست	جلد باز، جلدی عمل کرنے والا
سنخور	اچھی باتیں کرنے والا مراد شاعر
سنگ گراں	بھاری پتھر
خورشید جہاں تاب	دنیا کو روشن کرنے والا سورج
طاقت گفتار	بولنے کی طاقت
طبع	طبیعت
عدو	دشمن
تائل	ماننا
کریدنا	تلاش کرنا
گمان	شک

غزلیات (میر تقی میر)

آشفۂ سری	دیوانگی، پاگل پن
آفاق	دنیا، کائنات
باز	کھلنا
بیدادگری	ظلم
پامال	تباہ
تاجوری	سر پر تاج مراد بادشاہ
جگر سوختہ	جلا ہوا جگر
جنون	پاگل پن
چشم باز ہوئی	آنکھ کھل گئی
چیتا	ہوشیار ہونا، جاگنا
داور محشر	قیامت کے دن انصاف کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
رقی	بے خودی
زنداں	قید خانہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لہو	خون	پردہ خاک میں	زیر زمین یعنی قبر میں
نالے	ندیاں، رونا، دھونا، نالیدن سے	پردہ رخسار	چہرے کا پردہ مراد کفن
ہم سخن	باہم بات چیت کرنا، ہم کلام ہونا	ثابت	صحیح سالم
غزل (میر درد)		تحت سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت جس پر بیٹھ کر
پھولیو	مغرور ہونا	آپ ہوا میں اڑتے تھے	آپ ہوا میں اڑتے تھے
توام	جڑواں	جو آرزو پوری نہ ہو	حسرت و ارمان
تجھ بن	تیرے بغیر	دل شاد ماں	خوش و خرم دل
جام جم	ایران کے بادشاہ جشید کا تمثیلی پیالہ جس میں	دشت جنون	دیوانگی کا جنگل
	ساری دنیا نظر آتی تھی	دیدہ گریاں	رونے والی آنکھ
خیر و شر	نیکی و بدی	سوئے اسیران قفس	پنجرے میں بند قیدیوں کی طرف
دم	سانس، زندگی	عدم	اگلا جہاں، موت کے بعد کی زندگی
دید	ملاقات	گوشہ عزلت	گوشہ تنہائی
زاہد	عبادت گزار شخص	مہ تاباں	چمکدار چاند
زیست	زندگی	نہال	خوش
سم	زہر	غزل (مرزا داغ)	
صد چاک	سینکڑوں زخموں والا	تجلی	روشنی، جلوہ
طفیل	ذریعہ	تنہا	اکیلا
گل خنداں	ہنستا ہوا، پھول کا کھلنا، کھلا ہوا پھول	ثانی	نظیر، مثال، دوسرا۔ دوم
مغتنم	غنیمت	تصور	خیال
موقوف	منحصر	حجاب	پردہ
نت	ہمیشہ، ہر وقت	دو کی	دو ہونا، شرک، توحید کی ضد
نخل ماتم	مردے کا سجا ہوا جنازہ	غزل (غلام ہمدانی مصحفی)	
		صبح کی ٹھنڈی ہوا	باد صبا

- بڑوں کا ادب کرنا اچھی عادت ہے۔
- نیک دوستی پھیلاؤ۔
- والدین کا احترام کرنا چاہیے۔
- سچ بولنا اچھی عادت ہے۔
- چوری کرنا گناہ ہے۔
- صبح سیرے اٹھنا اچھی عادت ہے۔
- علم کی روشنی پھیلاؤ۔
- دوست بولنا بری بات ہے۔
- اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔
- قومی اسباب اور بلوچستان
- صفائی نصف ایمان ہے۔

جملہ حقوق بلوچستان بک بورڈ کو محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، برطانیہ قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ اینڈ لرننگ پالیسی 2007ء ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ، بحوالہ مراسلہ نمبر 1002-05/CB مورخہ 107 اکتوبر 2016ء۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ و فیئر میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شادباد کُشورِ حسین شادباد
 تُو نشانِ عزمِ عالی شان اَرْضِ پاکِستان
 مرکزِ یقین شادباد
 پاک سرزمین کا نظام قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
 قوم، مُلک، سُلطنت پائندہ تابندہ باد
 شادباد منزلِ مُراد
 پرچمِ ستاره و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
 ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبّال
 سایہِ خدائے ذوالجلال



سیریل نمبر

کوڈ نمبر 2017 (NP-2007) U-XI/429

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2021	اول	13000	124/-